اعلیٰ حضرت بریلوی کا بے مثل تقویٰ

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا تقویٰ اور پرہیزگاری کا فعل بھی ذرا دیکھیے، جس کے بارے میں بریلوی نعت خواں اور مولوی حضرات اپنی اکثر مساجد میں جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر اپنے رضا خانی شوق و ذوق کے جذبہ سے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں برملا یہ شعر پڑھتے ہیں کہ:

آیئے چند واقعات و شہادات کی روشنی میں اس حیثیت سے بھی امام (اعلیٰ حضرت بریلوی) کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مردِ حق آگاہ زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور حزم و احتیاط کے کس بلند مقام پر فائز ہے۔

سب سے پہلے عہدِ طفولیت کا ایک عبرت انگیز واقعہ ملاحظہ ہو کہ ابھی تقریباً ساڑھے تین برس کی عمر ہے، ایک ننھا کرتا پہنے باہر سے دولت خانہ کی طرف چلے جا رہے تھے کہ سامنے سے کچھ بازاری عورتوں (طوائفوں) کا گزر ہوا۔ ان پر نظر پڑتے ہی ساڑھے تین برس کے امام نے اپنا لمبا کرتا اُٹھایا اور دامن سے آنکھیں چھپالیں۔ یہ غیورانہ انداز دیکھ کر ان عورتوں نے تضحیکانہ طور پر کہا، ''واہ میاں صاحبزادے نظر کو ڈھک لیا اور ستر کھول دیا۔'' اس پر اعلیٰ حضرت نے برجستہ فرمایا ''پہلے نظر بہکتی ہے، تب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے''۔ اب تو ان سب عورتوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اور پھر کچھ بولنے کی جرات نہ ہو سکی۔

ساڑھے تین برس کی عمر میں فکر و شعور اور عفت و پرہیزگاری کی اس قدر بلندی کم تعجب خیز نہیں آپ نے اس جواب کے اندر شریعت و طریقت کے ایسے پنہاں نکتے منکشف فرما دیئے جن کا ادراک آج بوڑھے ہونے کے بعد بھی مشکل سے ہوتا ہے۔'' (انوار رضا صفحہ ۲۵۴ طبع دوم لاہور)

قارئین محترم! کیا یہ واقعہ اس قابل ہے کہ اسے ظاہر کیا جائے۔ غور فرمایئے اعلیٰ حضرت بریلوی کو اگر پردہ کرنا بھی تھا تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے، آستین سے آنکھیں ڈھک لیتے، آنکھیں جھکا لیتے، اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتے غرض کہ بدنظری سے بچنے کے کئی معقول طریقے اختیار کیے جا سکتے تھے، مگر رضا خانیوں کے امام کسی معقول طریقہ سے کام لینے کی بجائے ننگا ہو کر دکھاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں چھپانا مقصود نہ تھا، ستر دکھانا مقصود تھا۔ اور یا پھر اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ وہ پرلے درجہ کے احمق اور نادان تھے کہ جو کام متعدد معقول طریقوں سے ہو سکتا تھا اسے شرمگاہ کھول کر کیا اتنی بات تو معمولی سے

معمولی سمجھ بوجھ والا شخص بھی سمجھتا ہے کہ ایسے موقع پر آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا جاتا ہے یا آنکھیں جھکا لی جاتی ہیں، مگر رضا خانیوں کے امام اتنی عام فہم اور معمولی بات بھی نہ سمجھتے تھے، پھر بھی دعویٰ ہے کہ اعلیٰ حضرت عقل وشعور اور عفت و پرہیزگاری کے بلند مقام پر فائز تھے۔ پھر طرفہ یہ کہ شرمگاہ کھول کر وہیں تن کر کھڑے ہو گئے۔ حالانکہ ایسی صورت میں شریف اور باحیا انسان آنکھیں جھکا کر تیزی سے آگے بڑھ جاتا ہے مگر مولوی احمد رضا خان بریلوی آگے بڑھنے کی بجائے ستر کھول کر طوائف کے سامنے جنسی موضوع پر لیکچر دینے لگے کہ "پہلے نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر (شرمگاہ۔ عضو مخصوص) بہکتا ہے۔" یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ طوائف یہ کیسے جان گئیں کہ حضرت نے آنکھوں پر گرتا ہماری وجہ سے رکھ لیا ہے۔ طوائف نے اسے بچگانہ حرکت سمجھ کر نظر انداز کیوں نہ کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے شرارت آمیز اور چھیڑ خوانی کے انداز سے کرتا اُٹھایا ہوگا۔ جس سے وہ سمجھ گئی ہونگی کہ یہ حرکت ہماری وجہ سے ہو رہی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بچہ جنسیات و روحانیات سے یکسر بے خبر ہوتا ہے۔ اس کا پاکیزہ ذہن اس قسم کی باتوں سے پاک ہوتا ہے۔ ساڑھے تین سالہ بچے کو ان باتوں کی ہوا تک بھی نہیں لگی ہوتی۔ مگر کائنات میں یہ واحد بچہ تھا جو نہ صرف اس قسم کی باتیں جانتا تھا بلکہ ان باتوں کے "مالہ" وما علیہ سے بھی واقف تھا، اسے آلہ تناسل کا مزاج بگڑنے کا ہی علم نہیں تھا، بلکہ اس کے اسباب اور وسائل بھی اسے معلوم تھے کہ پہلے نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔

رضا خانیوں کے بیان کردہ اس واقعہ سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کسی اور فن میں ماہر ہوں نہ ہوں مگر جنسیات کے فن میں وہ واقعتہً امام کا درجہ رکھتے تھے اور ساڑھے تین برس کی عمر میں اپنے فن کا مظاہرہ کر کے انہوں نے بازاری عورتوں پر سکتہ طاری کر دیا تھا۔

اس واقعہ کے پیش نظر ہم رضا خانیوں کو مشورہ دیں گے کہ جہاں وہ یہ جھوٹ لکھیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی پچاس علوم کے ماہر تھے وہاں ایک سچی بات یہ بھی لکھ دیا کریں کہ ان پچاس علوم میں سے ایک

علم رومان وشہوت تھا اور اس علم میں ہمارے امام اس درجہ ماہر تھے کہ پوری دنیا میں کوئی ان کی ہمسری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ رضا خانی یقین فرمالیں کہ ان کے اس دعوے کو کوئی بھی چیلنج نہیں کرے گا اور سب ہی اسے مان جائینگے اور اگر آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ساڑھے تین برس والے اس ہوش ربا واقعہ اور نماز میں دوران درود شریف حرکت نفس سے انگرکھے کا بند توڑنے والا واقعہ بھی پیش کر دیا تو پھر تو ہرگز ہرگز کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہ رہے گی۔ رضا خانیوں! ننگا ہونا ستر کھولنا کمال نہیں بلکہ ستر ڈھانپنا کمال ہے۔ ہاں جن کی عقل ماؤف ہو چکی ہو وہ ننگا ہونے کو ہی کمال اور خوبی سمجھے گا۔

الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون. (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۳)

☆ قرآن پاک میں نیک لوگوں کی علامات میں سے ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ:

والذين هم لفروجهم حفظون. (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۵)

☆ یعنی وہ اپنی بیویوں کے علاوہ سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

والحفظين فروجهم والحفظت والذٰكرين الله كثيراً والذٰكِراتِ اعدالله لهم مغفرة واجرا عظيماً.

(پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۵)

☆ یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں سب کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔ (گویا مغفرۃ اور اجرِ عظیم کا وعدہ "حافظینِ فروج" کے لئے ہے "کاشفینِ فروج" کے لئے نہیں جو کہ ننگا ہو کر دکھاتے پھریں)۔

نیز ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

واحفظوا فروجكم وغضوا ابصاركم.

☆ یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔۔۔

کو رواج دینے سے ملک ''ولایت'' (یعنی کہ انگریزوں کا ملک) تک تو رسائی ہو سکتی ہے مگر ''مقامِ ولایت'' تک رسائی ناممکن ہے۔

کایں رہ کہ تو می روی بتر کستان است

رضا خانیوں سے چند سوالات

۱۔ اگر عورتوں کے سامنے ننگا ہونا عقل و شعور کی بات ہے تو کیا تم لوگ بھی عورتوں کو دیکھ کر ننگے ہو جاتے ہو؟ اگر نہیں تو کیوں؟ تم اپنے عقلمند و ہوشمند امام کے حکیمانہ افعال کی پیروی کیوں نہیں کرتے ہو؟ کیا تم عقلمند اور باشعور نہیں بلکہ پاگل رہنا چاہتے ہو۔ اگر تم اسے واقعی عقل و شعور کی بات سمجھتے ہو تو تم بھی عورتوں کے سامنے ایسا ہی کیا کرو کسی نے ٹوکا تو کہہ دو ''وَجَدنا علیہ اٰبا ءَنا۔ یعنی ہمارے سمجھدار آبا واجداد ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کو اپنی طویل زندگی میں عورتوں کا سامنا ایک بار تو نہ ہوا تھا بلکہ یقیناً کئی بار سامنا ہوا ہوگا۔ تو کیا وہ ہر بار اسی طرح عقلمندی کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے؟ یا ساڑھے تین برس کے بعد وہ پاگل ہو گئے تھے اور عقلمندی و دانشمندی کے کام چھوڑ دیئے تھے۔

۳۔ اگر راستہ میں کسی شریف عورت کا سامنا نامحرم مرد سے ہو جائے تو رضا خانیوں کے نزدیک وہ خاتون کیا کرے؟ یعنی ایسی صورت میں اسے اسلامی تعلیمات کے مطابق نظر جھکا کر تیزی سے گزر جانا چاہئیے یا رضا خانی طریقہ پر عمل کرنا چاہئیے۔

۴۔ آج کے بہت سے نام نہاد پیر اپنے مریدوں کی بہو بیٹیاں اور بیویاں اغوا کر جاتے ہیں۔ کیا ان پیروں کا خیال یہ تو نہ ہوگا کہ جب عورتوں کے سامنے شرمگاہ کھولنا تقویٰ اور روحانیت کی معراج تو انہیں اغوا کرنے میں کیا بُرائی ہے۔ (اور عین ممکن ہے کہ وہ عورتوں کے اغوا اور ان کے ساتھ زنا کو

حزم واتقاء اور روحانیت کی اگلی منزل سمجھتے ہوں ۔)

۵۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں علماء اذکیا اور ائمہ واولیاء ہوکر گزرے ہیں کیا ان میں سے کسی ایک کے حالات میں بھی اس قدر خلافِ شرع اور اس حد تک شرمناک وحیاسوز واقعہ ملتا ہے؟

۶۔ اس شرمناک واقعہ کو لکھنے کے بعد آپ لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''آپ نے اس جواب کے اندر شریعت وطریقت کے پنہاں نکتے منکشف فرمادیئے''۔ ہمیں بتایا جائے کہ وہ کون کون سے نکتے تھے جو منکشف فرمائے گئے ۔ زیادہ نہیں تو ایک ہی نکتے کی نشاندہی کردیجیے ۔ حیرت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تو شرمگاہ یعنی آلہ تناسل وغیرہ کو منکشف فرمایا تھا اور آپ لکھتے ہیں کہ نکتے منکشف فرمادیئے معلوم نہیں ''نکتے'' سے آپ کی مراد کیا ہے؟ فرمایئے تو سہی............

۷۔ ساڑھے تین برس کے بچے کو اس کی کسی حرکت وشرارت پر اس انداز سے کوئی نہیں ٹوکتا جس انداز سے بڑی عمر والوں کو ٹوکا جاتا ہے۔ بچہ پیشاب کرے، ننگا پھرے، غرض کچھ کرے کوئی اس سے اس کے افعال کے متعلق استفہامیہ انداز میں بات نہیں کرتا، کیونکہ سب جانتے ہیں کہ جواب نہیں دے سکتا۔ خاص طور پر ایسی حرکات وافعال کے متعلق جن کا تعلق بلوغ سے ہوتا ہے کوئی بھی ساڑھے تین برس کے بچے سے بات نہیں کرتا۔ مگر آپ لوگوں نے لکھا ہے کہ طوائف نے مولوی احمد رضا خان بریلوی سے ایسا سوال کیا جو بالغوں سے کیا جاسکتا ہے اور احمد رضا خان بریلوی نے برجستہ اور بڑی تفصیل سے ان کے استفار کا جواب عنایت فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ طوائف نے احمد رضا خان بریلوی کو پہچان لیا کہ یہ بچہ ہمارے جنسی سوال کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور اس کا جواب بھی دے سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ طوائف کا احمد رضا خان کو پہچان لینا، کیا طوائف کی ''ولایت'' کی دلیل نہیں ہے؟ کہ

ولی را ولی می شناسد

اگر احمد رضا خان صاحب کو کرتا اٹھانے، جنسی سوال سمجھنے اور اس کا مفصل جواب دینے کی بنیاد پر آپ

ولی کہتے ہیں تو طوائف کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اگر آپ طوائف کو بھی ولی ہی سمجھتے ہیں تو اتنا مزید بتا دیجیے کہ احمد رضا خان صاحب بڑے ولی تھے یا طوائف یا دونوں ہم مرتبہ۔

خلاصہ یہ کہ رضا خانیوں کے بیان کردہ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ،

(۱) مولوی احمد رضا خان بریلوی شرافت متانت سنجیدگی اور شرم وحیا سے عاری رہے یا یہ کہ وہ پرلے درجہ کا احمق ونادان رہے۔

(۲) احمد رضا خان بریلوی جنسیات وروحانیات ہی میں ترقی کرے گا۔

(۳) احمد رضا خان صاحب اُلٹے ہی کام کرے گا (جیسے کہ یہ کام اُلٹا تھا کہ ستر چھپانے کے بجائے کھول دیا) چنانچہ بعد میں مولوی احمد رضا خان صاحب اُلٹے ہی کام کرتے رہے مسلمانوں کو کافر اور کافروں کی حکومت کو دارالاسلام کہتے تھے۔ مسنون اعمال کے بجائے بدعات پر زیادہ زور دیتے تھے اور پھر یہی مرض ان کے پیروکاروں میں سرایت کر آیا کہ وہ بھی سنت کے مقابلے میں بدعات اپناتے ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ شرمناک وشیطانی واقعات کو روحانی واقعات سمجھتے ہیں۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

محترم قارئین! ہوسکتا ہے رضا خانی جواب تک اس واقعہ پر بغلیں بجاتے تھے ہمارا یہ مضمون پڑھ کر بغلیں جھانک رہے ہوں اور یہ سوچ رہے ہوں کہ یہ کیا ہوگیا؟ ہم تو اس خیال میں تھے کہ لوگ اس واقعہ کو پڑھ کر ہمارے حضرت کی تعریف وتوصیف کے پل باندھیں گے مگر یہاں تو معاملہ الٹا ہوگیا۔ اور ممکن ہے رضا خانی اس فکر میں ہوں کہ جن جن کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے ان کے مرتبین سے تردیدی بیان دلوایا جائے جیسا کہ رضا خانیوں نے احمد رضا خان صاحب کے حضرت عائشہؓ کے بارے میں کہے ہوئے گستاخانہ اشعار کے متعلق علماء اہلسنت دیوبند کے زبردست احتجاج پر احمد رضا خان صاحب کے مرنے کے چالیس

بچپن کے حالات

مولوی عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری کا بیان ہے کہ ا
مرتبہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا۔ اس وقت میر
ساڑھے تین سال کی ہوگی، ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں ملبوس جلو
ہوئے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ عربی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے عربی زبان میں
فرمائی۔ میں نے فصیح عربی میں اُن سے گفتگو کی۔ اُس بزرگ ہستی کو پھر
دیکھا۔ (ق،۲۲)

جناب سید ایوب علی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی عمر شریف
۶/۵ سال ہوگی، اس وقت صرف ایک بڑا کرتا پہنے ہوئے باہر تشریف لا
سامنے سے چند طوائف زنان بازاری گزریں۔ آپ نے فوراً کرتے کا اگلا
دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر چہرہ مبارک کو چھپالیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ان میں کی
طوائف بول اٹھی: 'واہ صاحب! منھ تو چھپالیا اور ستر کھول دیا'۔ آپ نے
اس کو جواب دیا: 'جب نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے جب دل بہکتا ہے تو ستر
ہے' ـــــ یہ جواب سن کر وہ سکتہ کے عالم میں ہوگئی۔ (۲)(ق،۲۳)

جناب سید ایوب علی صاحب فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ محلہ سوداگران
مسجد کے قریب آپ کی طفولیت کے زمانہ میں ایک بزرگ سے ملاقات ہو
انھوں نے اعلیٰ حضرت کو سر سے پاؤں تک بغور دیکھا اور کئی بار دیکھا۔ پھر